اے گروہ علما کہ دو

"نہیں جانتا"

مولانا حسن نوری گونڈوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

اے گروہِ علما کہہ دو

”نہیں جانتا“

مولانا حسن نوری گونڈوی

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

نام	:	اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا
مصنف	:	مولانا حسن نوری گونڈوی
زبان	:	اردو
موضوع	:	اصلاح معاشرہ
ناشر	:	صابیا ورچوئل پبلی کیشن
ڈیزائننگ	:	پیور سنی گرافکس
سَنہ اشاعت	:	شوال 1443ھ (مئی 2022)
صفحات	:	9
قیمت	:	ــــ

Sabiya Virtual Publication
Powered by Abde Mustafa Official

Contact : +919102520764 (WhatsApp)
Mail : abdemustafa78692@gmail.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

مجھے بھی پڑھ لیجیے

﴿از محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی المعروف بہ عبد مصطفی﴾

یہ رسالہ اگرچہ بہت مختصر سا ہے لیکن بہت ہی اہم مسئلے پر لکھا گیا ہے۔ علما اور عوام، سب کو چاہیے کہ اس پر عمل کریں؛ جو بات معلوم نہ ہو، اس کے متعلق صاف صاف کہ دیں "میں نہیں جانتا" اور اسی میں عافیت ہے۔ صرف اتنا کہ کر ہم کئی مسائل کو پیدا ہونے سے روک سکتے ہیں بلکہ یوں کہ لیجیے کہ کسی فتنے کو صرف اس چھوٹے سے جملے تلے دبا سکتے ہیں۔

آج حالات ایسے ہیں کہ پڑھے لکھے لوگوں کو لگتا ہے کہ وہ کچھ زیادہ ہی پڑھے لکھے ہیں اور کسی مسئلے پر لاعلمی کا اظہار گویا بہت شرم کی بات ہے۔ ایک طرف مدارس سے فارغ حضرات کی ایک بڑی تعداد ہے جو اپنے آپ کو فارغ ہونے کے بعد حصول علم سے ہی فارغ سمجھتی ہے اور یہ گمان انھیں ایک بڑی ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے۔ دوسری طرف وہ مبلغین حضرات ہیں جنھیں لگتا ہے کہ وہ فارغ التحصیل حضرات سے زیادہ جانتے ہیں اور اس گمان میں وہ قوم کے مفتی بن بیٹھے ہیں اور اپنی عقل سے شرعی احکام بیان کرتے ہیں۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ جن کی وجہ سے عوام اہل سنت میں اختلافات کی کثرت ہوئی ہے۔ اب چوں کہ گروہ بندی بھی بہت بڑھ چکی ہے تو علماے محققین کی باتیں سمجھ میں نہیں آتیں۔

اب ہو یہ رہا ہے کہ ایسے نابالغ فقیہ حضرات ہر ہر مسئلے میں اپنی ٹانگ اڑانے میں لگے ہوئے ہیں اور کثرت سے جواب دیتے ہیں، جواب دینے کے شوق میں یہ بھول جاتے ہیں کہ انھیں ایک جواب یہ بھی دینا ہے کہ "میں نہیں جانتا" لیکن یہ جواب دیں بھی تو کیسے؟ نفس پر گراں جو گزرتا ہے! اور پھر گزرے گا ہی کیوں کہ علم کے بڑے بڑے دعوے جو کر بیٹھے ہیں اور پھر دعوت بھی دے رہے ہیں سوال پر سوال کرنے کی پھر کیسے کہیں گے کہ "میں نہیں جانتا"؟ ان لوگوں نے دین کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور انھیں لگتا ہے کہ یہ فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

﴿فتوی کون دے؟ شرعی مسائل کون بیان کرے؟﴾

فتوی دینا ایسا تو نہیں ہے کہ ہر شخص کچھ کتابیں پڑھ کر شروع ہو جائے۔ ہمیں تو یہ بالکل درست نہیں لگتا، اگر آپ اسے اچھا سمجھتے ہیں تو آپ نے دین کو ایک کھیل سمجھ رکھا ہے۔ یہ تو آپ بھی مانتے ہیں کہ یہاں بہت باریکیاں ہیں پھر ایسا کیسے کہا جا سکتا ہے کہ ہر شخص فلاں فلاں کتاب پڑھ کر مسائل حل کر سکتا ہے؟ ہم نے جو پڑھا سنا ہے، اس سے تو یہی سمجھ میں آتا ہے کہ پہلے بہت علم حاصل کیا جائے، پھر اساتذہ یہ طے کریں گے کہ یہ فتوی دینے کے قابل ہوا ہے یا نہیں پھر یہ بھی کہ وہ کسی مفتی کی نگرانی میں فتوی لکھے، تجربہ حاصل کرے پھر اس کے بعد اسے مستقل قرار دے دیا جائے تب وہ فتوی نویسی کرے۔ اکابرین کے بارے میں پڑھنے پر بھی آپ کو یہی ملے گا کہ انھوں نے اس معاملے میں حد درجہ احتیاط فرمائی ہے۔ اب حال یہ ہے کہ نہ کسی استاذ نے فتوی لکھنا سکھایا، نہ کوئی تجربہ ہے، نہ کسی کی رہنمائی ہے، نہ کسی ماہر مفتی کی نگرانی میں افتا کیا ہے اور نہ کسی نے مستقل قرار دیا ہے، بس اپنے گمان میں ہی مستقل بن کر فتوی نویسی جیسے اہم شعبے میں ہاتھ ڈال دیا اور ایسا نہ کرے گا مگر خود کو ہلاک کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت پر قائم رکھے۔

عبد مصطفی

﴿اے گروہ علما کہہ دو میں نہیں جانتا﴾

اے گروہ علما آپ سے کوئی شخص سوال کرے اور آپ کو اس کا علم نہ ہو تو برملا کہہ دو "میں نہیں جانتا" یا "مجھے معلوم نہیں" یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ غلط مسئلہ بیان کرکے اپنی دنیا و آخرت تباہ کر بیٹھیں۔

مجھے نہیں معلوم کہنے سے نہ آپ کی عزت کم ہوگی اور نہ ہی آپ جاہل قرار پائیں گے۔

ہمارے بزرگوں کا بھی یہی شیوہ تھا جب کسی مسئلے کا علم نہ ہوتا تو برملا کہتے "میں نہیں جانتا"

﴿چند بزرگان دین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں﴾

مسروق کہتے ہیں کہ:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم رکھتا ہے تو وہ بولے اور جو نہیں رکھتا وہ صاف کہہ دے کہ:

میں نہیں جانتا اللہ جانتا ہے۔

مزید فرمایا کہ:

یہ بھی علم ہی کی بات ہے کہ آدمی نہ جانے تو کہہ دے کہ اللہ جانتا ہے،

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

قُلْ مَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ وَّ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ

تم کہہ دو کہ میں کسی معاوضہ کا طالب نہیں ہوں اور میں تکلف نہیں کرتا۔

(سورہ ص:86)

نافع کہتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی جو آپ کو معلوم نہ تھی، آپ نے فرمایا کہ "میں نہیں جانتا"

عطیہ کہتے ہیں کہ:

ایک شخص نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے میراث کا سہل سا سوال کیا،
فرمایا کہ "میں نہیں جانتا"
وہ آدمی آٹھ کر چلا گیا، کسی نے عرض کیا کہ حضرت آپ بتادیے ہوتے، فرمایا کہ
"واللہ میں نہیں جانتا"

یحی بن سعید کہتے ہیں کہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے کسی صاحبزادے سے کوئی بات دریافت کی گئی، اس کا علم ان کے پاس نہ تھا میں نے کہا کہ بڑی حیرت کی بات ہے، ایک امام ہدایت کا آپ جیسا عالم وفاضل فرزند ہو، اور اسکے پاس بھی کسی مسئلہ کا علم نہ ہو، فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اور اللہ کی معرفت رکھنے والوں کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑی بات یہ ہے کہ بغیر علم کے کلام کروں، یا غیر معتبر راوی کی حدیث نقل کروں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ:

اگر کوئی عالم میں نہیں جانتا کہنے میں چوک جائے تو وہ اپنی قتل گاہ میں جا پہونچا۔

حضرت ابن عجلان کا قول امام مالک نقل کرتے ہیں کہ:

جب عالم لاادری نہ کہ سکا تو سمجھ لو کہ اپنے مقتل میں پہونچ گیا۔
یہ روایت امام مالک سے امام شافعی نے اور ان سے امام احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے نقل کی۔

علماء کے کچھ احوال وصفات

علماء کے کچھ احوال و صفات ہیں جنہیں ہر وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے اس کی ایک مختصر فہرست یہ ہے:

﴿1﴾ طلب علم میں اس کی نیت کیا ہونی چاہیے، کس لیے وہ علم کی تحصیل کرے۔

﴿2﴾ علم کا وافر حصہ جب اسے خدا کی جانب سے عطا ہو جائے تو پھر اس کے ذمہ کیا حقوق عائد ہوتے ہیں۔

﴿3﴾ علماء کے ساتھ مجالس و ہم نشینی کس طور پر کرنی چاہئے۔

﴿4﴾ جن علماء سے علم حاصل کر رہا ہے ان کے ساتھ تعلقات کی نوعیت کیا ہونی چاہیے اور طلبہ علم کے ساتھ اسکا کیا سلوک ہونا چاہیے۔

﴿5﴾ اگر علم کے باب میں مناظرے کی نوبت آجائے تو کیا طرز عمل ہونا چاہیے۔

﴿6﴾ اگر مسند افتاء پر فائز ہو جائے تو اسکے حقوق و آداب کیا ہیں۔

﴿7﴾ امراء و حکام کی مجالس میں جانا پڑے تو کیا کرنا چاہیے؟ نیز یہ کہ کن لوگوں کی مصاحبت مفید ہوگی اور کن کی مضر۔

﴿8﴾ عوام الناس اور کم پڑھے لکھے لوگوں کے ساتھ تعلق کس طریقے کا ہونا چاہیے۔

﴿9﴾ پھر اسکا معاملہ اپنے پروردگار کے ساتھ کس طرح ہونا چاہیے، اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ خدا کی عبادت کیوں کر ہو ہر ایک کے حق کو اس طرح ترتیب دے کہ خدا کے حق میں کوئی کوتاہی نا ہو، بلکہ اسے فوقیت حاصل رہے۔

﴿ماخوذ: اخلاق العلماء﴾

آج کل لوگ علماء کرام سے وہ مسائل پوچھتے ہیں جسے نہ جاننا ضروری اور نہ ہی بتانا اور ان مسائل سے آگاہی بالکل حاصل نہیں کرتے جن کا جاننا ان پر فرض اور واجب ہیں۔

ایک صاحب نے سوال کیا کہ چاند پر پہنچنے کے بعد نماز کس طرح پڑھی جائے گی؟

جبکہ ان کا معاملہ یہ تھا کہ زمین پر رہتے ہوئے بھی عید الفطر و عید الاضحیٰ کے علاوہ کبھی مسجد میں دیکھا نہ گیا تھا۔

اخلاق العلماء میں ہے کہ فضل بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک شخص نے امام احمد بن حنبل سے باصرار مشکل مسائل دریافت کیے، امام نے فرمایا یہ تم دو غلاموں، دو آدمیوں کی بات کیا پوچھ رہے ہو؟

نماز اور زکوٰۃ کے باب میں کچھ پوچھو جس سے تمہیں نفع ہو، اچھا بتاؤ روزہ دار کو احتلام ہو گیا تو مسئلہ کیا ہے؟

اس نے کہا کہ میں نہیں جانتا، فرمایا کہ جس چیز سے نفع ہے اسے تو پوچھتے نہیں اور دو آدمیوں اور دو غلاموں کے متعلق پوچھ رہے ہو، پھر امام نے حضرت حسن بصری کے حوالے سے فرمایا کہ احتلام ہونے سے روزہ میں خلل نہیں پڑتا۔ حضرت جابر بن زید سے احتلام کا مسئلہ دریافت کیا گیا، تو فرمایا کہ روزہ میں کچھ نقصان نہیں البتہ آنکھ کھلنے کے بعد غسل کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر حضرات علماء خود کو بھی ان آداب کا پابند اور خوگر بنائیں، جن کے پابند ائمہ مسلمین رہے ہیں تو خود بھی علم سے نفع اندوز ہوں اور دوسروں کو بھی فائدہ پہونچا سکیں گے، اور تھوڑے علم میں حق تعالیٰ برکت عطا فرمائے گا اور وہ منصب امامت پر اسکی برکت سے فائز ہو سکتا ہیں۔

لاعلمی کا اعتراف

عالم سے اگر کوئی ایسی بات پوچھی جائے جس کا اسے علم نہیں تو لاعلمی کے اظہار و اعتراف میں کوئی شرم و عار نہیں محسوس کرنی چاہیئے ، یہی طریقہ صحابہ کرام ؛اور ائمہ مسلمین کا رہا ہے ،

اس بات میں ان حضرات کو نبی کریم علیہ السلام کا اتباع حاصل رہا ہے ، کیونکہ آپ سے بھی کوئی ایسی بات دریافت کی جاتی جس کا علم آپ کو بذریعہ وحی نا ہو چکا ہو تا تو آپ بے تکلف فرما دیتے مجھے اس کا علم نہیں ۔ یہ بات ہر اسکے ذمے لازم ہے جس سے کوئی مسئلہ پوچھا گیا اور اسکے پاس اس کا یقینی علم نہیں .بس وہ کہہ دے کہ

اللہ کو معلوم ، میں نہیں جانتا

ہر گز تکلف سے قیاس آرائی نہ شروع کر دے کیونکہ یہ بات خدا کے نزدیک بھی قابل تعریف ہے اور اہل عقل کے نزدیک بھی ۔

اخلاق العلماء ص 65 پر ہے کہ ایک روز علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہمارے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ شکم مبارک پر ہاتھ پھیر رہے تھے ، اور فرما رہے تھے کہ جگر میں کیسی خنکی (ٹھنڈک) ہے ، مجھ سے ایک بات پوچھی گئی جو مجھے معلوم نہ تھی میں نے کہہ دیا کہ

"میں نہیں جانتا اللہ جانتا ہے"

اردو زبان میں ہماری دوسری کتابیں اور رسالے:

(1-13) بہار تحریر (اب تک 13 حصوں میں)

(14) اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

(15) اذان بلال اور سورج کا نکلنا

(16) عشق مجازی - منتخب مضامین کا مجموعہ

(17) گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو

(18) شب معراج غوث پاک

(19) شب معراج نعلین عرش پر

(20) حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

(21) ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت

(22) مقرر کیسا ہو؟

(23) غیر صحابہ میں ترضی

(24) اختلاف اختلاف اختلاف

(25) رمضان اور قضائے عمری نماز

(26) چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ

(27) بنت حوا

(28) سیکس نالج

(29) حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق

(30) کلام عبید رضا

(31) عورت کا جنازہ

(32) ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی

Contents